قفسِ دل
از عروہ کرامت

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قفسِ دل

از عروہ کرامت

قسط نمبر 4

عصر کے قریب کا وقت تھا، وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کتابوں کے ساتھ مصروف تھی۔ کالج کا کافی زیادہ سبق جمع ہوا پڑا تھا۔ اور آج اسے ہر حال میں ختم کر کے اٹھنا تھا۔ بال بکھرے ہوئے تھے، اور ارد گرد سے بیگانہ وہ اپنی کتاب سے کچھ پڑھ رہی تھی۔ جب اس کی توجہ بادل کی گرج نے کھینچی۔

www.novelsclubb.com

اس نے کتابیں سمیٹ کر میز پہ ڈھیر لگا یا۔اور کھڑ کی کے پٹ وا کیے۔ ہوا کا تیز جھونکا اس کے چہرے کو چھو کر گزرا اور دیکھتے ہی دیکھتے بارش نے اپنا زور پکڑ لیا ۔علوینہ کرسی پہ بیٹھ گئی اور کھڑکی سے باہر گرتی بوندوں کو دیکھنے لگ گئی۔اور وہ ناجانے کہاں کھو گئی تھی۔شاید اپنے ماضی میں۔ماضی ایک آسیب ہے، جس سے فرار ناممکن ہے۔فون کی سکرین روشن ہوئی، سکرین پہ مارب کا نام جگمگا رہا تھا۔

کیا کر رہی ہو ؟"علوینہ نے اس کا میسج پڑھا۔اور جواب دیا۔"

کچھ نہیں۔پڑھ رہی تھی۔"سکرین پہ دوسری جانب سے پیغام ابھرا۔"

موسم کتنا اچھا ہو گیا ہے ؟"رائے مانگی گئی تھی اور علوینہ نے دوبارہ کھڑکی سے باہر" دیکھا۔کالی گھٹا ہر سو چھائی ہوئی تھی۔اور بارش تیز ہوتی جا رہی تھی۔

ہاں وہ تو اچھا ہے، آج کل بڑے خوش نظر آ رہے ہیں۔؟"علوینہ نے فون ایک" طرف رکھ دیا اور ایک بار پھر سے اپنے خیالوں کی دنیا میں واپس چلی گئی۔

فون کی سکرین کے جگمگانے سے اس کا تسلسل ٹوٹا۔

خوش تو بہت ہوں۔ سردیاں آ رہی ہیں اور آج تو بارش بھی ہو رہی ہے۔اور جب پسند کی چیزیں انسان کے پاس ہوں تو وہ خوش ہونے کے علاوہ اور کیا کرے۔"

طویل سا جواب پڑھ کے علوینہ ہلکا سا مسکرائی اور انگلیاں دوبارہ سے سکرین پہ چلنا شروع ہو گئیں۔

ہمم! یہ تو صحیح کہا۔" مختصر سا جواب دیا گیا۔مارب نے علوینہ کو کال ملائی۔فون میں اس کی آواز ابھری۔

کیا ہوا تم آج ڈل لگ رہی ہو؟" لہجہ عام تھا مگر اپنے اندر ایک اپنائیت لیے ہوئے تھا۔وہ اک پل کے لیے چپ رہی۔

نہیں۔نہیں ایسی بات نہیں ہے آپ کو ایسا کیوں لگا؟۔!"اس نے دھیمے سے لہجے میں استفسار کیا۔

www.novelsclubb.com

آج تم پہلے کی طرح بات نہیں کر رہی۔اور نہ ہی تم کوئی مذاق کر رہی ہو۔"مارب" نے سنجیدہ سے لہجے میں اس کو بتایا۔

آپ کو غلط لگا۔بس وہ میں زرا تھکی ہوئی ہوں۔اس لیے شاید۔"اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے اس کو جواب دیا۔تھکان کے باعث اس کی آنکھوں میں شدید درد ہو رہا تھا۔

اتنا اچھا موسم ہے،اور بارش کو انجوائے کرو لڑکی"مارب نے شوخ لہجے میں اس کو" کہا۔

مجھے بارش اس قدر پسند نہیں ہے۔"مارب کے برعکس علوینہ کا لہجہ ہر قسم کے" جذبات سے عاری تھا۔

www.novelsclubb.com

اووو ریئلی ! میں نے تو سنا تھا کی لڑکیاں بارش کی دیوانی ہوتی ہیں۔"مارب نے" قدرے حیرانگی سے یہ بات اس کے گوش گزار کی تھی۔

پھر آپ نے یہ بھی سنا ہو گا کہ تمام لڑکیاں ایک جیسی نہیں ہوتیں۔" وہ بھی "دوبدو بولی۔ جس پہ مارب ہلکا سا ہنسا تھا۔

ہاں سنا ہے اور دیکھا بھی ہے۔ ایک بات تو بتاؤ زرا، تمہیں بارش پسند کیوں نہیں "ہے۔ مجھے تو بہت پسند ہے۔" علوینہ اس کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

ہر چیز کی وجہ ہوتی ہے، پسند اور ناپسند دونوں کی۔" اس نے بالکل دھیمے اور "ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

بارش تو رحمت ہوتی ہے۔" مارب نے نرم لہجے میں کہا۔ اور علوینہ کے جواب کا "انتظار کرنے لگا جو تھوڑے وقفے کے بعد بولی تھی۔

آہ! رحمت۔" ایک لمبی سانس خارج کی۔"

سب کے لیے رحمت نہیں ہوتی۔ کچھ کے لیے زحمت بھی ہو سکتی ہے۔ اور "میرے لیے بارش ہمیشہ زحمت بن کر ہی آئی ہے۔" اس کا لہجہ تھکا تھکا سا تھا۔ اچانک سے بہت سی چیزیں اس کے ذہن میں لہرائی تھیں۔

www.novelsclubb.com

پرانے زخم مرے ہو گئے ہیں پھر تازہ

عجیب درد کی لذت ترے بیان میں ہے

ستم گروں کے جگر کو جو پاش پاش کرے

اک ایسا تیر ابھی تک مری کمان میں ہے

لگتا ہے تمہارے ساتھ کافی برا ہوا ہے۔" لہجے میں ایک تجسس سا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"ہمم کہہ سکتے ہو۔"

کہیں کیچڑ میں تو نہیں گری۔" مارب نے اس طرح بولا کہ علوینہ ہنسے بنا نہ رہ سکی"

۔

نہیں ایسا نہیں ہے۔"ہنستے ہوئے اس نے نفی میں سر ہلایا جیسے وہ اس وقت اس" کے سامنے بیٹھا ہو۔

یا پھر نالی میں گری ہو۔"ایک اور اندازہ لگایا۔وہ پھر سے ہنس پڑی۔"

یہ تو عام چیزیں ہیں۔"اس نے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑسا۔ہوا کے جھونکے" اس کے بالوں کو اڑا رہے تھے۔

اچھا تو پھر ایسا کیا خاص ہوا ہے تمہارے ساتھ؟ ہمیں بھی تو پتہ چلے۔"اس نے" ہلکے سے ہنستے ہوئے پوچھا۔اور علوینہ کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

بہت لمبی اور کئی داستانیں ہیں۔تھک جاؤ گے۔"اس نے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

تم سناؤ گی تو نہیں تھکوں گا۔"اس کی زبان پھسلی تھی۔جس پہ اس نے خود کو کوسا"
۔

کیا مطلب؟"علوینہ اس کی ذو معنی بات پہ ٹھٹھکی۔"

میرا مطلب ہے اگر تم سناؤ گی تو چیز کو سننے کا مزہ ہی آئے گا نہ۔"اس نے سہی الفاظ کا چناؤ کرتے ہوئے بات کا رخ بدل دیا۔

پر میں نہیں سنانا چاہتی۔پرانے زخموں کو ادھیڑنے سے صرف اذیت کے سوا کچھ " حاصل نہیں ہوتا۔"لہجہ یکدم رنجیدہ ہوا تھا۔کرب شامل تھا لہجے میں۔اس نے ایک گہری سانس اندر کھینچی اور خود کو نارمل کیا۔وہ ایسے ہی ہر کسی کو اپنے اندر کی کہانی نہیں سنا سکتی۔

جیسے تمہاری مرضی میں تمہیں فورس نہیں کروں گا۔بارش میں چائے پیو اور " موسم کو انجوائے کرو۔"

مارب نے لہجے کو بالکل نارمل بنایا۔

www.novelsclubb.com

اوکے اللہ حافظ ! میں بھی اپنے کام ختم کروں۔پھر بات ہوتی ہے۔"علوینہ نے " فون کو سائیڈ پہ پھینکنے کے انداز میں رکھا۔اور اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا۔

اچانک سے ماضی کی یادیں کے ارد گرد ڈیرہ ڈال کہ بیٹھ گئی۔اور ایک بار پھر سے

اسے تکلیف ہوئی تھی۔اتنی دیر میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔کمرے میں اندھیرا تھا ۔ہلکی ہلکی روشنی کھڑکی سے اندر آرہی تھی۔

علوینہ !ماما نیچے بلا رہی ہیں۔اور آکر چائے بناؤ،میں نے پکوڑے بنا دیے ہیں۔جلدی آجاؤورنہ ارید سب کھانے میں دیر نہیں لگائے گا۔"سارہ اونچی آواز میں اسے اطلاع دیتی ہوئی وہاں سے ہٹ گئی۔وہ سست روی سے اٹھی۔پیروں میں چپل اڑسی اور بالوں کو باندھتی ہوئی کمرے سے نکلی۔چائے بنا کر لاونج میں لے آئی۔ چائے وغیرہ پینے کے بعد اس نے برتن اٹھائے۔

....

www.novelsclubb.com

بارش کا زور ٹوٹ چکا تھا۔ہر طرف فضا میں ایک عجیب سا سکوت تھا۔مٹی کی بھنی بھنی خوشبو،اور موتیے کے پھولوں کی خوشبو ہوا کو معطر کیے ہوئے تھی۔اس میں ایک وجود بے چینی سے گھاس پہ ٹہلنے میں مصروف تھا۔پریشانی سے ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی۔سفید رنگ کا ہلکا سا سویٹر پہنے وہ سردی کی پرواہ کیے بغیر کچھ سوچنے میں مصروف تھی۔

ہیلو! وینا کیسی ہو؟"اس نے فون کان کے ساتھ لگایا۔"

میں ٹھیک ہوں۔لال بیگ تمہیں کیا ہوا،پریشان لگ رہی ہو۔"دوسری جانب" سے پرتپاک آواز ابھری تھی۔

ہاں یار،پریشان ہی ہوں۔گھر میں اتنا بڑا ڈراما ہوا ہے میں کیا بتاؤں تمہیں؟""" زنجبیل نے تجسس پھیلاتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

اوہ! کیا ہوا ہے؟لیٹ می گیس؟"علوینہ نے فوراً کچھ سوچتے ہوئے کہا۔"

کہیں تمہارے تایا ابا نے تو رشتہ نہیں مانگ لیا۔؟"اس کے لہجے میں شرارت" واضح تھی۔

آف جب بھی بولنا فضول ہی بولنا،اس سے بھی بڑا دھماکہ!!"زنجبیل نے اس کی" بات پہ گھورا اور دوبارہ سے بولنا شروع ہو گئی۔ چکر لگاتے ہوئے وہ علوینہ کو سن رہی تھی۔

اچھا بک بھی دو اب، کیوں سسپنس پھیلا رہی ہو؟"علوینہ نے بے صبری سے" پوچھا۔

دھیان سے سنو اور خبردار جو تم ہنسی۔!"اس نے پہلے ہی وارننگ دے دی" کیونکہ اسے امید تھی وہ اس بات پہ خوب ہنسے والی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ بات یہ ہے کہ پھوپھو شائستہ آئی تھیں آج۔دوپہر کو،اور تمہیں پتہ ہے انہوں" نے کیا کہا؟"اس نے بات کو درمیان میں روکا۔

یہی کہ زنجبیل ایسی ہے، ویسی ہے۔اور کیا کہنا ہے۔"اس نے بات کو مذاق میں" اڑایا۔

فٹے منہ !انہوں نے اریب کا رشتہ مانگا اپنی بیٹی کے لیے۔"زنجبیل نے ناخن منہ" میں ڈالتے ہوئے اس کو بات بتائی۔

واٹ۔۔۔۔"شاک سے بھرپور آواز۔"

بالکل اور آگے تو بات سنو۔"زنجبیل نے آگے بات بتانا شروع کی۔"

ساتھ میں میرا بھی رشتہ لائی تھیں۔یعنی ایک کے ساتھ ایک فری چاہیے۔اپنے" بیٹے کی شکل دیکھی ہے انہوں نے۔نالی کا کیڑا۔"زنجبیل کی آواز غصے سے بھرپور تھی۔اور دوسری جانب علوینہ کا قہقہ فلک شگاف تھا۔وہ گدھوں کی طرح ہنسی رہی تھی۔زنجبیل کا دل کیا اس وقت وہ سامنے ہو اور اس کا گلا دبا دے۔

مر جا کہیں پہ جا کے۔مجھے غصہ آرہا ہے اور تو سیریس نہیں ہو رہی۔"اس نے" غصے سے اسے لعن تان کی۔

اچھاتو کر لے شادی اس سے،اس میں مسئلہ کیا ہے؟"علوینہ نے اسے جان بوجھ کر چڑایا۔

آویں کرلوں میں اس سے شادی۔ شکل دیکھی ہے اس کی۔اف اوپر سے ہے کیا وہ" اپنی اماں کا چمچہ ،میں اس کا قتل کر دوں گی۔اور پھپھی سمجھتی کیا ہے خود کو اپنی ساری اولادیں ہم پہ تھوپ دیں گی۔اور وہ جوان کی دوسری بیٹی ہے۔اس کے لیے زریاب کا رشتہ مانگا ہے۔"وہ غصے سے بے حال ہوتی ہوئی،ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔

اوہ!اب میں سمجھی۔ تمہیں مرچیں اس بات کی لگ رہی ہیں کہ تیری پھپھی نے" تیرا رشتہ مانگا ہے یا اس بات کی کہ زریاب کو اپنا داماد بنانے کی پلینگ کر رہی ہیں۔"

افکورس مجھے خود کی فکر ہے۔"زنجبیل اس کی بات سمجھ رہی تھی۔اور علوینہ اس کی بات پہ مسکرائی تھی۔

چلو پھر کام ختم ہوا۔تم اپنے ماما کو صاف انکار کر دینا کہ تم اس رشتے کے لیے راضی نہیں ہو۔"علوینہ نے اس کو آسان سا حل بتایا۔

"وہ تو منع کر دیا ہے ڈیڈ نے۔اریب بھائی کو بھی کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اس سڑی ہوئی کریلی سے شادی کا اور نہ ہی مجھے اس کالے توے سے شادی کرنی ہے۔"

زنجبیل نے ہاتھ نچا نچا کر بولا۔

"بات ختم ہوئی پھر۔اتنا غصہ کیوں؟"علوینہ نے غصے کی وجہ پوچھی۔

"آویں بس،اب بھڑاس نکل گئی ہے کافی سکون ہو گیا ہے مجھے۔اگلی بار اگر کوئی ایسا رشتہ آیا تو پھر دنیا میں قیامت برپا ہو گی۔"اس کی بات پہ علوینہ نے ہنسنا شروع کر دیا اور زنجبیل نے بھی ہنسنا شروع کر دیا۔کافی دیر بات کرنے کے بعد اس نے فون بند کر کے رکھ دیا۔اور گہرا سانس لیتی ہوئی وہ دوبارہ سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔ایک ہی تو انسان ہے جو اسے سنتی ہے اور سمجھتی بھی ہے۔

www.novelsclubb.com

علوینہ نے اپنا بستر درست کیا اور سونے کے لیے لیٹی مگر نیند آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ دو دن بعد ان کا رزلٹ آنے والا تھا اور اسی ٹینشن میں وہ گھلی جا رہی تھی ۔ناکامی کا خوف ہر خوف سے بڑا ہوتا ہے۔اس بارے میں سوچ کے اس کا دل ڈوبنے لگتا تھا۔اس نے سو جانا ہی بہتر سمجھا۔

....

دسمبر کی شروعات تھی۔اور لاہور کا موسم بھی کافی خوشگوار ہو چکا تھا۔چڑیوں کے چہچہانے کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔وہ جلدی سے اٹھی اور منہ ہاتھ دھونے کے بعد یونیفارم زیب تن کیا۔چہرے کو سفید سکارف میں مقید کیا اور بیگ لیتی ہوئی وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگنے لگی۔اور نیچے پہنچی اور تیزی سے ایک بریڈ کا سلائس لیا اور اس پر مکھن لگایا اور کھاتے ہوئے وہ گھر سے تقریباً بھاگتے ہوئے نکلی

تھی۔اور ہانپتی ہوئی وین میں گھسی تھی۔جہاں پہ زنجبیل اس کی جگہ رکھ کے بیٹھی تھی۔

. اسلام و علیکم !"علوینہ نے سانس بحال کرتے ہوئے اسے سلام کیا"

"وسلام ! کیسی ہو؟"

الحمدللہ ! پر تھوڑی دیر تک ہی ٹھیک ہوں۔بعد کا کچھ پتہ نہیں."علوینہ نے بیچاری سی شکل بنا کر کہا۔

یار ایسے تو نہ کہو ! مجھے خود بہت ٹینشن ہو رہی ہے۔آج رزلٹ آنا ہے۔اوپر سے کالج والوں نے بھی چھٹی نہیں دی۔"زنجبیل نے رونی صورت بنائی۔

کچھ نہیں ہوتا۔اللہ بہتر کرنے والا ہے۔"علوینہ نے اس کو حوصلہ دیا۔"

آمین۔ورنہ گھر سے بڑی درگت بنی ہے۔"زنجبیل نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔"

ان کا رزلٹ تقریبا دس بجے کے بعد آنا تھا۔اور کالج جا کر ان کو پتہ چلا کہ صرف ایک کلاس ہو گی۔کلاس لینے کے بعد وہ کلاس روم میں ہی بیٹھی رہیں۔

علوینہ، زنجبیل تم لوگوں نے رزلٹ چیک کیا ہے۔"ان کی کلاس فیلو نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا جس پر ان دونوں نے نفی میں سر ہلایا۔اپنے اندر ہمت جمع کرتے ہوئے زنجبیل نے اپنا رول نمبر لکھ کر دیا۔اور دو منٹ بعد اسکا رزلٹ پتہ چلا۔جو کہ کچھ زیادہ اچھا نہیں تھا۔

یار تمہارے نمبر اتنے کم آئے ہیں۔تو میرا کیا بنے گا۔"علوینہ تقریبا رو دینے کے در پہ تھی۔

کچھ نہیں ہوتا، کم از کم فیل تو نہیں ہوئی نہ۔باہر دیکھو بچوں کو ہر کوئی کسی نہ کسی سبجیکٹ میں اڑا ہوا ہے۔"زنجبیل نے اسے تسلی دی۔کیونکہ علوینہ اپنا رزلٹ چیک نہیں کروا رہی تھی۔زنجبیل نے دھکے سے اسکا رول نمبر لکھوایا۔وہ دونوں کاریڈور میں انتظار میں کھڑی تھیں۔علوینہ کا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔اسے ناکام ہونے کا ڈر نہیں تھا۔اسے گھر سے ملنے والے طعنوں کا ڈر تھا۔

www.novelsclubb.com

کلاس فیلو نے جب اسکے نمبر بتائے، تو اسے آج محسوس ہوا تھا کی پیروں کے نیچے سے زمین نکلنا کس کو کہتے ہیں۔ منہ پہ ہاتھ رکھ کہ اس نے چیخ کا گلا گھونٹا تھا۔ آنسو زارو قطار اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ اور اس نے ہچکیوں کے ساتھ رونا شروع کر دیا تھا۔ زنجبیل اس کو بمشکل کمرے میں لائی۔ اس کا وجود ہنوز کانپ رہا تھا اور ہونٹ بار بار جنبش کر رہے تھے۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔" اس نے روتے ہوئے کہا۔ زنجبیل نے اس کو سنبھالنے کی" کوشش کی۔ مگر وہ مسلسل اونچی آواز میں روئے جا رہی تھی۔

میں اب کیا کروں گی." وہ دوبارہ سے چیخی تھی۔"

میرے ساتھ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں نے محنت کی تھی۔" وہ روتے ہوئے لفظوں" کو بمشکل ادا کر پا رہی تھی۔

علوینہ خود کو سنبھالو یار، مجھ سے تو اچھے ہی آئے ہیں۔" زنجبیل نے اس کو تسلی" دینا چاہی۔ علوینہ کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

ہر چیز بکھرتی ہوئی نظر آرہی تھی۔اس کے اندر بہت کچھ ٹوٹا تھا۔

زنجبیل نے پانی کی بوتل اس کے منہ کے ساتھ لگائی وہ پانی اندر لے کر جانا چاہ رہی تھی مگر کانپنے کے باعث اس سے پانی نگلا نہیں جارہا تھا۔اور وہ مسلسل روئے جارہی تھی۔زنجبیل نے بھی اس کو دیکھ کے رونا شروع کردیا تھا۔

میرا رزلٹ دوبارہ سے چیک کرواو، تم لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔"اس نے" ایک بار دوبارہ سے اپنی کلاس فیلو سے کہا۔اس کے دل میں ابھی بھی امید کی کرن تھی۔اور پھر وہ بھی ختم ہو گئی۔

علوینہ تمہارا رزلٹ اتنا چھا تو ہے۔"کسی لڑکی نے دوبارہ سے اس سے پوچھا تھا" ۔جو ابھی بمشکل ہی سنبھلی تھی دوبارہ سے آنکھوں میں نمی جمع ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم نرسری سے لے کر میٹرک کے ٹاپر سے کیا ایکسپیکٹ کرو گی کہ اچانک سے وہ" صرف پاسنگ نمبرز پہ آجائے۔"بولتے بولتے اس کا لہجہ اچانک سے نم ہوا تھا اور آنسو دوبارہ سے بہنا شروع ہو گئے۔

علوینہ اٹھو!"زنجبیل نے اس کو بازو سے کھینچا اور اپنے ساتھ باہر لے گئی۔کیونکہ " اسے بالکل بھی یہ گوارا نہیں تھا کہ اس کی عزیز از جان دوست کا سب کے سامنے یوں تماشہ بنے۔وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں روئی تھی۔اور اگر آج وہ روئی تھی تو یقیناً اسے بہت گہری چوٹ لگی تھی۔

تمہیں کیا ہو گیا ہے؟"زنجبیل تقریباً چیخی تھی۔"

کچھ ہونا رہ گیا ہے!"نم آنکھیں اس نے زنجبیل کی جانب آٹھائیں۔سبز آنکھیں" رونے کی شدت سے لال ہو چکیں تھی۔ایک لمحے کے لیے زنجبیل ٹھٹھکی تھی۔

کچھ نہیں ہو گا،اللہ ہمارے ساتھ ہے۔وہ کبھی بھی اپنے بندے کے ساتھ غلط" نہیں ہونے دیتا۔اور جو بھی ہوا اس میں اللہ کی مصلحت پوشیدہ ہے۔اور شکر کرو کہ اللہ نے تمہیں بڑے غم سے بچا لیا۔ہر غم سے بڑا غم ہوتا ہے."زنجبیل نے اس کے ہاتھ کو تھام کر تسلی دینا چاہی جس پر وہ پھیکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن میں ماما کو کیا کہوں گی؟ تم نہیں جانتی وہ میرے ساتھ کیا کریں گی۔ پہلے تو وہ صرف پوزیشن کی وجہ سے اس قدر ڈانٹتی تھیں۔ اور اس دفعہ تو ویسے ہی۔۔۔ ان کا رویہ اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔" اس کے لہجے میں صرف بے بسی تھی۔ کتنا دکھ ہوتا ہے نہ جب آپ کے اپنے والدین ہی آپ کو سپورٹ نہ کریں۔ نازیہ بیگم پڑھائی کے معاملے میں کچھ زیادہ ہی سخت تھیں۔ کچھ بھی ہو جائے ان کو رزلٹ اچھا چاہیے۔

"کچھ نہیں ہوتا، وہ تمہاری ماما ہیں نہ، وہ ضرور بات کو سمجھیں گی۔ تم پریشان نہ ہو۔" زنجبیل نے اسے ہگ کیا۔ اور علوینہ کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ خاموشی سے گھر کے اندر داخل ہوئی تھی۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر نازیہ بیگم پہ پڑی تھی جو خاموشی سے اپنا کام کر رہی تھیں۔ سارہ یونیورسٹی سے واپس نہیں آئی تھی اور ارید کالج سے ابھی واپس آیا تھا۔ نازیہ بیگم نے اس کو مخاطب نہیں

کیا یعنی کہ وہ رزلٹ دیکھ چکی ہیں۔علوینہ اپنا بیگ پکڑتی ہوئی اپنے کمرے میں گھس گئی۔اور یونیفارم تبدیل کرنے کی اس میں سکت نہیں تھی۔رونے کے باعث اسکی آنکھیں سوج چکی تھیں اور سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔

تھوڑی دیر لیٹنے کے بعد اس نے کپڑے تبدیل کیے اور کچن میں چلی گئی۔جا کر اپنے لیے چائے بنائی اور کیک نکال کر پلیٹ میں رکھا اور لے کر دوبارہ سے اپنے کمرے میں آگئی۔

سارہ اور ارید اس کی تمام حرکات کو نوٹ کر رہے تھے۔گھر میں اس قدر خاموشی ان دونوں کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔مگر جب سارہ نے رزلٹ دیکھا تو اس کو سمجھ آئی تھی کہ کیا ہوا ہے۔وہ دونوں بھی اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے کیونکہ ان کی عافیت اسی میں تھی۔ورنہ کب کس پہ کس کا غصہ اتر جائے، کوئی نہیں جانتا ۔اس نے خاموشی سے کیک کھایا، چائے پی اور دوبارہ سے بیڈ پہ لیٹ گئی۔

○ ○ ○ ○ ○

زنجبیل گھر جا کر سیدھا اپنے کمرے میں گھسی اور تھوڑی دیر کے بعد وضو کر کے وہ جائے نماز بچھائے بیٹھی تھی۔دو نوافل ادا کرنے کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

یااللہ تو رحیم ہے، رحم کرنے والا ہے، ہم کمزور ہیں ہم پہ رحم فرما، میں جانتی ہوں " جو بھی ہمارے ساتھ ہوا اس میں مصلحت پوشیدہ ہے۔مجھے اور میری دوست کو صبر دے اور جو ہمارے حق میں بہتر ہے وہ کر دے۔" دعا مانگنے کے بعد وہ جائے نماز تہہ کرتی ہوئی آٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

رزلٹ آگیا تمہارا؟" اریب نا جانے کہاں سے نمودار ہوا تھا۔ "

ہاں آگیا ہے۔" اس نے ڈوپٹہ کھولتے ہوئے اریب کو جواب دیا۔ "

پاس ہو گئی یا اڑ گئی؟"اس نے دانت نکالتے ہوئے پوچھا۔جس پر زنجبیل نے" گھوری سے نوازا۔

الحمدللہ پاس ہو گئی ہوں۔"اس نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔"

اور وہ تمہاری چہیتی کا کیا بنا؟"اریب نے علوینہ کے بارے میں پوچھا۔"

وہ بھی پاس ہو گئی ہے مجھ سے زیادہ اچھے نمبر ہیں۔"زنجبیل فون کے ساتھ لگی" ہوئی تھی اور ساتھ اسے جواب دیتی جا رہی تھی۔

اچھا ہو گیا۔ویسے اس بار بورڈ کا رزلٹ بہت زیادہ خراب آیا ہے۔"اریب نے" تبصرہ کیا جس پہ زنجبیل گہری سانس لے گئی۔

ہمارے ملک کا تعلیمی نظام ہی ناقص ہے۔اور جس ملک کا تعلیمی نظام ہی ناقص ہو" وہ ملک آخر کس طرح ترقی کر سکتا ہے۔جہاں پہ ممتحن کو کسی اور مضمون کے پرچے پکڑا دیے جاتے ہیں۔ایک سوال کے کئی طرح سے جواب دیے جا سکتے ہیں

مگر وہ تو صرف جوابی کاپی سے دیکھ کر چیک کرتے ہیں اور بیچ میں پستا کون ہے؟ ہم غریب سٹوڈنٹس۔" ایک ہی سانس میں وہ اتنا زیادہ بول گئی۔

بس بس بہن حوصلہ! اس ملک کا کچھ نہیں ہو سکتا۔" اریب نے نفی میں سر ہلاتے" ہوئے کہا اور وہاں سے ہٹ گیا۔ ہمارے ملک کا تعلیمی نظام حد سے زیادہ ہی گر چکا ہے۔ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی مگر ہمارا نصاب آج بھی وہی ہے جو پچاس سال پہلے تھا۔ وہ کافی بددل تھی اور اسے بار بار علوینہ یاد آ رہی تھی۔ اس نے علوینہ کو فون ملایا۔

وہ بستر پہ اوندھی ہو کے لیٹی ہوئی تھی۔ فون بجنے پہ اس نے یس کر کے کان کے ساتھ لگایا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو! کیسی ہو؟" زنجبیل کی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔ ایک وہی تو تھی جس" کو اس کا خیال تھا۔

میں ٹھیک ہوں۔ تم سناؤ، گھر سے درگت تو نہیں بنی۔"اس نے لہجہ کافی حد تک" نارمل بنانا چاہا مگر نہیں بنا پائی۔

نہیں یار! کسی نے کچھ خاص نہیں کہا۔ تم بتاو اپنا کیا حالات ہیں گھر کے؟"""" زنجبیل کو اس کی فکر ہو رہی تھی۔

حالات ہممم وہ تو گرم ہی لگ رہے ہیں ابھی تک تو کچھ نہیں کہا۔"اس نے سوچتے" ہوئے جواب دیا۔

"اللہ کرے سب ٹھیک رہے۔"

چل کر و یار! جو ہونا تھا ہو گیا۔اب زیادہ سے زیادہ کیا کہیں گی۔ نہیں بنناً میں نے" ڈاکٹر۔ایک طرح سے جان چھوٹ گئی میری۔ان کو یہی دکھ ہو نا کہ میرا میرٹ نہیں بننا۔

But that's totally okay!"

اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور زنجبیل اس کے لہجے میں چھپا درد جانتی تھی کہ یہ سب اس کے لیے اس قدر آسان نہیں تھا جتنا وہ دکھا رہی تھی۔

کیا تمہیں یقین ہے کہ آنٹی تمہاری یہ بکواس سن کے تمہیں بخش دیں گی۔""""

زنجبیل کو اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہونے لگا تھا۔

ہاں نہ! کوئی نہیں آج تک سب برداشت کرتی آئی ہوں۔ تھوڑا اور سہی۔ مجھے" خود کوئی انٹرسٹ نہیں ہے میڈیکل میں۔ اور کوئی بات نہیں، جو نصیب میں ہے بس وہی ملنا ہے۔" علوینہ نے اس کو تسلی دی۔ اور تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد وہ کافی نارمل ہو گئی تھی۔ یا خود کو نارمل ظاہر کر رہی تھی۔ اس نے معمول کے خلاف زیادہ کھانا کھایا تھا ٹینشن میں وہ زیادہ کھاتہ تھی۔ اور نازیہ بیگم نے بھی منہ سے ایک لفظ نہیں نکالا تھا یعنی لاوا ایک ساتھ ہی نکلے گا سارا۔

www.novelsclubb.com

علوینہ ماما اور بابا نیچے بلا رہے ہیں؟" ارید نے اس کے کمرے میں داخل ہوتے" ہوئے پیغام دیا۔ اس کے چہرے کا رنگ یکدم بدلا تھا۔ ساری ہمت ایک دم سے

اڑن چھو ہو گئی تھی۔ارید پیغام دے کر جا چکا تھا اور وہ اپنی ساری ہمت جمع کرتی ہوئی نیچے لاونج میں آئی جہاں پہ۔ مجتبیٰ صاحب اور نازیہ بیگم اس کا انتظار کر رہے تھے۔وہ جا کر صوفے کے پاس کھڑی ہو گئی۔

بیٹھ جاؤ علوینہ !"مجتبیٰ صاحب نے صوفے کی طرف اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئی۔اور" ہاتھ گود میں رکھ لیے۔

رزلٹ دیکھا تم نے اپنا؟"نازیہ بیگم نے بات کا آغاز کیا۔وہ بس سر ہلا سکی۔ مجتبیٰ" صاحب پڑھائی کے معاملے میں زیادہ فکر مند نہیں ہوتے تھے کیونکہ یہ ذمہ داری نازیہ بیگم کی تھی۔

اور اب تم کیا کہنا چاہو گی اس پر۔میں کیا کہتی تھی تم سے کہ ادھر ادھر کی چیزوں" پہ دھیان دینے کی بجائے پڑھائی پہ دھیان دو مگر تمہیں تو ہر چیز مذاق لگتی ہے نہ ۔جو ہم تمہاری اتنی ہیوی فیسیز بھرتے ہیں وہ کس لیے بھرتے ہیں۔"نازیہ بیگم

غصے سے اس کو دیکھ کر بول رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی۔ مگر اس کی زبان بولنے سے انکاری تھی۔

میں تم سے بات کر رہی ہوں، دیواروں سے نہیں" وہ تقریباً چیخنے کے انداز میں" بولی تھیں اور علوینہ نے زور سے آنکھیں میچیں۔

میں نے محنت کی تھی۔اور پیپرز بھی دیے اچھے سے دیے تھے۔"اس نے" منمناتے ہوئے کہا۔

تو پھر کیا۔ ہو گیا ایسا جو تمہارا رزلٹ اس قدر برا آیا ہے؟"ان کے لہجے میں طنز تھا" جو کہ اس کا دل چھلنی کر رہا تھا۔

مجھے نہیں پتہ یہ کیسے ہوا، میں نے پوری محنت کی تھی۔"اس نے آنسوں کو اندر" کھینچتے ہوئے کہا اور ڈوپٹہ زور سے مٹھیوں میں جکڑے رکھا۔

باقی تمام بچوں کے نمبر اتنے اچھے کیسے آ گئے؟"انہوں نے اس کا موازنہ ہمیشہ کی" طرح دوسرے بچوں کے ساتھ کرنا شروع کر دیا وہ بچپن سے ذہین تھی اور ہمیشہ

www.novelsclubb.com

کلاس کے ٹاپ بچوں میں شمار ہوتی تھی۔ مگر نازیہ بیگم کبھی بھی اس کے رزلٹ سے مطمئن نہیں ہوتی تھیں کیونکہ ان کے نزدیک اول پوزیشن حاصل کرنے والا ہی قابل ہوتا ہے۔اور بقول ان کے ان کی اولاد نے ایسی کوئی خوشی ان کو نہیں دی۔

مجھے کچھ نہیں پتہ۔"آنسو اس کی گالوں سے بہتے جا رہے تھے۔نازیہ بیگم کی باتیں" اس کا دل کاٹ رہی تھیں۔

ناجانے وہ کیسی خوش قسمت مائیں ہیں جن کی اولادیں اچھی ہوتی ہیں۔ایک میری" اولاد ہے جس کو مجھے صرف زلیل کروانا آتا ہے۔چلی جاؤ یہاں سے اور مجھے اپنی شکل بار بار مت دکھانا۔میرا دماغ خراب کر رہی ہو تم۔"وہ تقریبا بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں بند ہوئی تھی۔اس نے ڈوپٹہ جھٹکے سے اتار کہ بیڈ پہ پھینکا اور زمین پہ بیٹھتے چلی گئی۔اس کے لیے کھڑے ہونا محال ہو رہا تھا۔اس کی سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

میں بہت بری ہوں۔میں بد قسمت ہوں۔اور ہمیشہ کی طرح آج بھی میں نے" اپنے ماں باپ کا سر فخر سے بلند نہیں کیا۔" وہ آخری جملے پہ استہزایہ ہنسی تھی۔اس کی ہنسی میں وحشت تھی۔

"میں علوینہ مجتبیٰ دنیا کی نظروں میں ایک ملٹی ٹیلنٹڈ (Multi talented) لڑکی۔مگر حقیقت میں وہ اپنے ماں باپ کے لیے ایک نالائق اور نکمی لڑکی ہے۔" وہ مسلسل روتی جارہی تھی۔اور اپنے عکس سے باتیں کرتی جارہی تھی۔وہ کم ہمت کبھی بھی نہیں تھی مگر آج اس کی ہمت جواب دے چکے تھے۔

وہ سب کو ہنسانے والی لڑکی، جب بھی روتی تھی اکیلی روتی تھی۔سب کو تسلی دینے والی خود کتنی مایوسی والی باتیں کررہی تھی۔روتے روتے نا جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔قسمت کے آگے وہ ہار گئی تھی۔

آج سے میں وہی بنوں گی۔جس کا سب مجھے طعنہ دیتے ہیں۔"معصوم دماغ خود" ہی فیصلے کیا جارہا تھا۔خود کو اذیت دے کر وہ دوسروں کو آیت دینا چاہتی۔

www.novelsclubb.com

قسمت تو ہے ہمارے ہاتھ میں

اس پہ اختیار کی کمی ہے بس

○ ○ ○ ○ ○

رزلٹ آئے ہوئے تقریبا ایک ہفتہ ہونے کو تھا۔نازیہ بیگم پہلے سے کافی حد تک نارمل ہوچکی تھیں۔بس وہ علوینہ سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی۔تو علوینہ بھی خاموش تھی۔وہ بظاہر تو نارمل لگ رہی تھی مگر اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔یہی تو وہ ہمیشہ سے کرتی آئی تھی۔ہم میڈل کلاس لڑکیوں کو ایسا ہی کرنا پڑتا ہے۔ہر چیز کو اپنے اندر رکھنا ہوتا ہے اور ہر چیز کو۔اکیلے جھیلنا ہوتا ہے۔کوئی دوسرا

آکر آپ کی مدد نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کو احساس ہوتا ہے۔جو کرنا ہے آپ کو خود کرنا ہے۔اور ہر بات پہ سر جھکا دینا ہے کیونکہ صرف آپ ہی بے حس اور غلط ہیں۔

جو ہم پہ گزرے تھے رنج سارے

جو خود پہ گزرے تو لوگ سمجھے

حوریہ کی شادی کے بعد آج وہ پہلی بار ان کے گھر آرہی تھی۔نازیہ بیگم نے فائزہ اور مارب کو بھی انوائیٹ کیا تھا۔گھر میں کافی رونق لگی ہوئی تھی۔

کھانا وغیرہ کھانے کے بعد سب لاونج میں بیٹھے تھے۔علوینہ آج بھی کافی ڈل ڈل لگ رہی تھی۔سفید رنگ کا کرتا پاجامہ زیب تن کیے۔بالوں کو چٹیا میں گوندھے،انگوری رنگ کا لمبا سوئیٹر پہنے وہ مرجھائی مرجھائی سی لگ رہی تھی ۔تھوڑی دیر سب کے ساتھ بیٹھنے کے بعد وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔اسکا دم گھٹنے لگا

تھا۔وہ باہر آکرلان کی سیڑھیوں پہ بیٹھ گئی۔ارد گرد کی ہر چیز نے معنی لگ رہی تھی ۔پھولوں سے اٹھتی خوشبو اس کو فضول لگ رہی تھی۔

درد سہنے میں کمال رکھتی تھی

سوائے خود کے وہ سب کا خیال رکھتی تھی

ہاں وہ نازوں سے پلی بابا کی لاڈلی گڑیا

جانے کیسا حوصلہ بے مثال رکھتی تھی

www.novelsclubb.com

لب پہ آتی نہ تھی کبھی حرف شکایت

وہ ویران آنکھوں میں لاکھوں سوال رکھتی تھی

دل میں درد کا سمندر لے کر ہر وقت

جانے آنسو کہاں سنبھال رکھتی تھی

"کیا کر رہی ہو یہاں ؟"گلا کھنکھارتے ہوئے اپنے جانب متوجہ کیا۔اس نے چونک کر سر اٹھایا تو وہاں پہ ہمیشہ کی طرح چہرے پہ نرمی لیے مارب کھڑا تھا۔

"جب انسان کے اندر کا موسم ویران اور روکھا ہوتا ہے تب باہر کا موسم بھی ویسا ہی ہو جاتا ہے۔"اس نے پھولوں کو گھورتے ہوئے کہا۔مارب سر ہلاتا ہوا اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"انسان کی سوچوں کا ارد گرد کے ماحول پہ بہت اثر ہوتا ہے۔ جیسا ہم سوچتے ہیں یا محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے خیالات کے مطابق ہر چیز اسی طرح بننا شروع ہو جاتی ہے۔ اسی لیے تو کہتے ہیں۔ انسان کو اچھا سوچنا چاہیے۔" اس نے آرام آرام سے ساری بات علوینہ کے گوش گزار کی۔ وہ مبہوت سی اس کو سن رہی تھی۔

"سوچوں کو انسان روک نہیں سکتا۔" اس نے بازوں کو اپنے ارد گرد لپیٹا۔ اچانک سے سردی کا احساس ہونے لگا تھا۔

"پر انسان اچھا تو سوچ سکتا ہے نہ۔" مارب نے نرم سے لہجے میں کہا تھا۔ وہ خاموش رہی تھی۔

"کیا ہوا، تم ٹھیک تو ہو نہ؟ علوینہ اور چپ بیٹھی رہے۔" مارب نے دوبارہ سے سوال کیا۔

"تمہیں ابھی تک نہیں پتہ؟" اس نے آبرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔ مارب نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

ایسے تو سب چیزوں کا پتہ چل جاتا ہے آپ کو۔" لہجے میں ناراضگی تھی۔"

اب مجھے بتاؤ گی تو مجھے پتہ چلے گا نہ۔ایک ہفتے سے تم بات بھی نہیں کر رہی۔"""

اس نے آسمان کو دیکھا۔

میرا رزلٹ بہت برا آیا ہے۔"علوینہ کی بات پہ وہ حیران ہوا تھا۔"

تم اس وجہ سے پریشان ہو۔مجھے تمہارا رزلٹ پتہ چلا تھا پر وہ تو اچھا خاصا ہے۔میرا" شاید اس سے بھی برا آیا تھا۔دیکھو اب مجھے سہی سے یاد بھی نہیں۔"مارب نے اس کو تسلی دینا چاہی۔

آپ کو لگتا ہو گا۔پر مجھے نہیں لگتا۔آپ اپنا رزلٹ بھول گئے ہوں گے۔مگر میں" چاہ کر بھی بھلا نہیں پاؤں گی،کیونکہ کوئی مجھے بھولنے نہیں دے گا۔"اس نے مارب کے چہرے کی طرف نہیں دیکھا۔غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے وہ بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسا نہیں ہوتا وینا۔یہ ایک چیز تمہارا مستقبل طے نہیں کر سکتی۔تم ایک ذہین لڑکی" ہو۔تمہارے پاس اور بھی بہت سے موقع ہیں۔تمہیں اپنے لیے سٹینڈ لینا ہے۔اور مضبوط بننا ہے۔"وہ اس کو آرام آرام سے سمجھا رہا تھا۔اس کی باتیں علوینہ پر اثر کر رہی تھیں۔وہ ہولے ہولے اس کے الفاظ کی عادی ہوتی جا رہی تھی۔اور یہ بات کافی خطرناک ثابت ہونے والی تھی۔

شکریہ۔مجھے سمجھانے کے لیے۔"اس نے مسکراتے ہوئے سر کو خم دیتے ہوئے" کہا۔تو مارب نے اسے گھورا۔

شکریہ کی ضرورت نہیں ہے۔تم بھی تو مجھے سمجھاتی ہو۔مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔جو" لڑکی کسی بھی مرتے ہوئے انسان کو امید دے سکتی ہے وہ آج کیسے اتنی مایوسی کی باتیں کر رہی ہے."وہ کافی حیران تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں۔بس وہ میرا دماغ خراب ہو گیا۔اب میں ٹھیک ہوں۔"وہ ہنسی میں بات کو ٹال گئی۔اٹھ کر کپڑے جھاڑنے لگی۔مارب یک ٹک اس کو دیکھے جا رہا تھا۔علوینہ نے نظروں سے پوچھا کیا ہوا؟

تمہارے پاس دماغ ہے۔؟"اس کے سنجیدہ لہجے پہ پہلے تو اس کو سمجھ نہیں آئی"۔مگر ساتھ ہی وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

الحمدللہ! دماغ کے بغیر بھی اتنی ذہین ہوں۔ویسے بندر کے پاس بھی تو دو دماغ" ہوتے ہیں۔پر کسی کام نہیں آتے۔"وہ اس پہ طنز کرتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ گئی۔تو وہ بھی اٹھتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا۔مارب جاتے وقت اسے نصیحت کرنا نہیں بھولا تھا۔وہ ہنستی ہوئی اپنے کمرے میں آگئی۔آج وہ کتنے دنوں بعد ہنسی تھی وہ بھی اس کی بدولت۔دور بیٹھی قسمت اس کو دیکھ کر طنزیہ مسکرا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

○○ ○○ ○○

رات کا اندھیرا کافی گہرا تھا۔ٹھنڈ میں بھی کافی اضافہ ہو چکا تھا۔وہ اپنے بستر پہ سکون سے سوئی ہوئی تھی۔دروازہ چرچرانے کی آواز آئی اور کوئی دبے پاؤں اندر داخل ہوا تھا۔مگر سونے والا وجود بالکل بے خبر ہو کر سویا ہوا تھا۔اندر داخل ہونے والے انسان کے ہاتھ میں چمکتی ہوئی چھری تھی۔اور وہاں پہ ایک نہیں دو لوگ تھے۔ایک کے ہاتھ میں پلیٹ تھی۔زنجبیل نے پاؤں کی آہٹ محسوس کر لی تھی۔بظاہر وہ سوئی ہوئی تھی۔مگر دراصل وہ علوینہ سے بات کر رہی تھی۔کمبل سے منہ ڈھکا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ دیکھ نہ سکے کہ وہ جاگ رہی ہے۔رات کے تقریباً بارہ بج رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"Happiest birthday laal baig."

وہ علوینہ کے میسج کا جواب دے رہی تھی۔جب اس نے آہٹ محسوس کی تھی۔بھلا اس ٹائم اس کے کمرے میں کون آسکتا ہے۔

علوینہ میرے کمرے میں کوئی گھس آیا ہے۔"اس کی انگلیاں کی پیڈ پہ تیزی سے" چل رہی تھی۔

واٹ ! مذاق مت کرو۔"علوینہ نے غصے والے ایموجیز کے ساتھ کہا۔"

"یار میں مذاق نہیں کر رہی۔"زنجبیل کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔"

اچھا کوئی وزنی چیز ہاتھ میں لے لو۔جو بھی کمینہ ہوا ڈائریکٹ سر پہ مار دینا اور" کمرے سے بھاگ جانا۔اوکے۔"علوینہ نے اس کو ہدایت دی۔زنجبیل نے فون کو آف کیا۔سائیڈ پہ پڑی بوتل اس نے ہاتھ میں لی۔

کون ہے یہاں ؟"اس کی آواز میں گھبراہٹ شامل تھی۔وہ بیڈ سے اتر کر وارڈ" ڈوب کی جانب آئی۔وہاں پہ دو ماسک مین کھڑے تھے۔ابھی وہ بوتل اس کے سر پہ دے مارتی ساتھ ہی لائٹ آن ہو گئی تھی۔

"Happiest birthday."

وہاں پہ زریاب اور اریب کھڑے بے سرے انداز میں اس کو برتھ ڈے وش کر رہے تھے۔اور وہ منہ کھولے ان دو نمونوں کو دیکھ رہی تھی۔

یہ کیا تھا یار! میں ڈر گئی پتہ نہیں کون گھس آیا ہے میرے کمرے میں۔"اس نے سانس بحال کرتے ہوئے کہا اور صوفے بیٹھ گئی۔

یہ لو کیک کاٹو بہن۔کب سے منہ میں پانی آرہا ہے مگر یہ زریاب کدو مجھے کھانے" نہیں دے رہا۔"اریب نے دھائی دی۔اس نے سامنے میز پہ دیکھا جہاں پہ اس کا فیورٹ بلیک فوریسٹ کیک پڑا ہوا تھا۔اس نے کاٹ کاٹا سب سے پہلے اریب نے منہ میں ڈالا تھا۔

ویسے یہ کیک لایا کون ؟اور آئیڈیا کس کا تھا؟"زنجبیل نے کیک منہ میں ڈالتے" ہوئے پوچھا۔علوینہ کو وہ ان دونوں نمونوں کی تصویر بھیج چکی تھی کہ یہ تھے وہ دو چور۔

میں لایا تھا۔"اریب نے سارا کریڈیٹ خود لیا۔"

www.novelsclubb.com

اریب بھائی رہنے دیں آپ مجھے پتہ ہے آپ کو جتنی ڈیٹس یاد رہتی ہیں۔"اس" نے ہاتھ اٹھا کہ اسے خاموش کروایا۔

یہ زریاب میاں کا آئیڈیا تھا۔کیک لے کر یہ گیارہ بجے نمودار ہوا تھا۔"زنجبیل" نے زریاب کو گھور کے دیکھا یہ کیا تھا بھئی۔وہ تو ہڑ بڑی میں اس کو اگنور ہی کر گئی۔اس کو سمجھ نہیں آئی وہ اسے کیا کہے۔

اوہ! ویسے اس کرم نوازش کی کیا ضرورت تھی۔"زنجبیل نے گھورتے ہوئے" اس سے پوچھا تھا۔

بس دل کیا تو لے آیا۔"دانت نکالتے ہوئے کہا۔تو وہ دانت پیس کہ رہ گئی۔ایک" تم اور ایک تمہارا دل۔

www.novelsclubb.com

ہمم! شکریہ۔"وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔"

شام کو ٹریٹ دے رہی ہو ہمیں؟"زریاب نے کیک کا ٹکڑا منہ میں ڈالا۔"

ہاں! شام کو ایک چھوٹی سی برتھ ڈے پارٹی ہے۔ جس میں کچھ خاص لوگ ہوں گے۔" زنجبیل نے پاس پڑا کشن گود میں رکھ لیا۔ سکائے بلو کلر کے نائٹ سوٹ میں ملبوس۔ بھورے بال ڈھیلے کر کے باندھے ہوئے تھے۔

اوہ! یہ خاص لوگ کون ہیں؟ ذرا ہمیں بھی تو پتہ چلے۔" زریاب نے تجسس سے پوچھا۔ جس پہ اس نے آنکھیں گھمائیں۔

گھر والے اور ریشل، رائمہ، علوینہ اور سارہ۔" اس نے سب کے نام گنوائے۔"

اچھا تو مجھ بیچارے سے کوئی خاص دشمنی ہے۔؟" زریاب نے آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے معصومیت سے پوچھا۔

ہاں کہہ سکتے ہو!" اس نے کندھے اچکائے۔"

زنجبیل! بہت بڑے بڑے احسان فراموش دیکھے پر تم تو سب سے آگے نکل گئی۔" زریاب نے ایکٹنگ کی۔

www.novelsclubb.com

آف ڈرامے باز انسان!"زنجبیل نے ماتھے پہ ہاتھ مارا۔اس نے ہنسنا شروع" کردیا۔

چلو اب نکلو یہاں سے! مجھے سونے دو بھئی۔"زنجبیل نے ان دونوں کو پکڑ کر" کمرے سے نکالا۔اور خود بستر پہ ٹک گئی۔زریاب نے اس کے دن کو خاص بنایا تھا ۔اور اسے اس بات کی بے انتہا خوشی ہوئی تھی کہ اسے برتھ ڈے یاد تھا۔وہ علوینہ کو انوائیٹ کرتی ہوئی نا جانے کب سو گئی تھی۔

ooooooooooooooo

کالج سے آکر وہ دوبارہ سو گئی تھی۔اب دو گھنٹے کی نیند لینے کے بعد وہ اٹھی تھی۔وہ اٹھ کر سیدھا سارہ کے کمرے میں گئی تھی۔جو اپنی سائنمنٹ بنا رہی تھی۔

سارہ تم نے جانا نہیں ہے؟"علوینہ نے بیڈ پہ گرنے کے انداز میں لیٹی۔"

کہاں جانا ہے بہن!"اس نے گلاسز اتار کے سائیڈ ٹیبل پہ رکھیں۔اور لیپ ٹاپ" کو پرے ہٹایا۔

آہ تم بھول بھی گئی۔سارہ میں کیا کروں تمہارا!بتایا تو تھا،زنجبیل کے گھر جانا ہے" ہم نے آج۔"علوینہ نے ماتھا پیٹتے ہوئے اسے دیکھا۔

تو جاؤنہ تم میں نہیں جارہی۔مجھے اپنی اسائنمنٹ بنانی ہے۔"سارہ نے بیزاری سے" جواب دیا۔

یار سارہ اٹھو پلیز،وہ اتنے پیار سے کہہ رہی تھی کہ سارہ کو بھی لے کر آنا۔ایک تم" ہو کہ مان نہیں رہی۔تمہیں قدر ہی نہیں ہے کسی کی فیلنگز کی۔"ہاں ہاں وہ ایموشنل بلیک میلنگ پہ اتر آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

یااللہ مجھے صبر دے۔کہاں سے پیدا ہوگئی تھی یہ ہمارے گھر۔"سارہ کا دل کیا اپنا" سر پیٹ لے۔بالآخر اس کو ماننا پڑا۔

اب ایسی معصوم پپی جیسی آنکھوں سے مجھے مت دیکھو۔میں نہانے جارہی" ہوں۔"سارہ اس کو سائیڈ پہ کرتی ہوئی بیڈ سے اتر گئی۔

یہ میری بے عزتی تھی یا تعریف۔"علوینہ نے آنکھیں کھولتے ہوئے اس سے" پوچھا۔

جو مرضی سمجھ لو۔اب جاؤ یہاں سے اور تیار ہو جاو۔"سارہ کہتی ہوئی واشروم" میں گھس گئی۔علوینہ بھی اپنے کمرے میں آئی۔اور تیار ہو کر باہر نکلی اریدان دونوں کو چھوڑ آیا تھا۔زنجبیل ابھی سو کر اٹھیں تھی اور علوینہ نے اس کا سر کھایا ہوا تھا۔وہ دونوں بہنیں زنجبیل کے کمرے میں ہی بیٹھ گئیں تھیں۔

محترمہ آپ نے تیار نہیں ہونا؟ہم سب کو بلا کر بٹھالیا ہے۔"علوینہ اس کا سر" کھارہی تھی۔اور سارہ مسکراتی ہوئی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

بخش دو مجھے میں نے نہا لیا ہے۔اب بس کپڑے پہننے ہیں۔میں نے اور اریب نے" ڈیکور کیا سارا۔اور اب تیار ہونے لگی ہوں تایا جان کی فیملی بھی آنے والی

ہے۔میں تیار ہو جاوں۔"زنجبیل نے اپنی جان چھڑوانے کے لیے لمبی سی وضاحت دی۔

"""ہم نے سنا ہے رات کو وہ صاحب آکر آپ کو وش کر چکے ہیں۔اہمم،اہمم۔ علوینہ نے اس کے کان میں گھستے ہوئے کہا۔جس پہ زنجبیل نے اس کو تھپڑ مارا۔

"""اگر تم نے اپنی لمبی زبان سے کچھ اور بکواس کی نہ تو میں لحاظ کرنا بھول جاؤں گی۔ زنجبیل نے اسے دھمکی دی۔

"اووو مجھے دھمکی دو گی۔یاد رکھنا دماغ گھوم گیا نہ میرا تو سارے کالے چٹے کھول دوں گی۔"وہ بھی اسی کی دوست تھی۔

"پتر تو کھول زبان اپنی۔پھر میری زبان کے جوہر بھی دیکھنا۔"زنجبیل نے اس کی بولتی بند کی تھی۔علوینہ نے اس کی نقل نکالی۔تو وہ بھی اس کو چڑاتی ہوئی واشروم میں گھس گئی۔بے بی پنک کلر کا پیروں کو چھوتا فراک پہنے وہ پیارے لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

سارہ آپی آپ میرے بال بنادیں۔"زنجبیل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی" تھی۔سارہ اٹھتی ہوئی اس تک آئی اوراس کے بھورے بالوں کو سلجھانے لگی۔اور ان کا میسی بن بنادیا۔کانوں میں چھوٹے چھوٹے نگینے ڈالے۔نو میک اپ لک کریٹ کی۔

واہ واہ! آج توکسی کے ہوش اڑانے والی ہو۔"علوینہ نے دوبارہ سے جھکتے ہوئے" سرگوشی کی۔اس بار زنجبیل اس کے پیچھے بھاگی تھی۔اور وہ سارہ کے پیچھے چھپنے کی ناکام کوشش کررہی تھی۔اوران دونوں کی لڑائی میں بیچاری سارہ پیسہ جارہی تھی۔

اوئے چڑیلوں کیوں اس پیاری سی لڑکی کو تنگ کررہی ہو؟"اریب کی آواز پہ وہ" تینوں رکی تھیں۔سارہ حیرانگی سے اریب کو دیکھ رہی تھی۔اورعلوینہ زنجبیل کواور زنجبیل اریب کو گھوررہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بھائی دروازہ ناک کرکے آتے ہیں۔"زنجبیل نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہااور" اسے گھوری سے نوازا۔

اچھا بس کرو۔ نیچے آجاؤ۔ سب آچکے ہیں۔" اریب خجل سا ہوتا ہوا نیچے آگیا۔ وہ" تینوں بھی اس کے پیچھے ہی نیچے آئیں تھیں۔ سب سے پہلے زنجبیل اترتی دیکھائی دی۔ اس کے پیچھے علوینہ اترتی دکھائی دی۔ جس نے کریم کلر کا کرتا پہن رکھا تھا۔ اور ساتھ ہم رنگ ڈوپٹہ جس کے پلوں پہ ہلکا سا سکوت کام ہوا تھا گلے میں ڈال رکھا تھا۔ اور بالوں کو سیدھا کر کے کمر پہ پھینکے ہوئے تھے۔

اس کے پیچھے سارہ اترتی دکھائی دی جس نے سکائے رنگ کا ایمرائیڈری والا کرتا پہن رکھا تھا اور بالوں کی ڈھیلی چٹیا بنائی ہوئی تھی۔

اسلام وعلیکم!" ان دونوں نے سب سے سلام لیا۔"

زنجبیل نے سب سے تعارف کروایا۔ علوینہ کو تو سب جانتے تھے مگر سارہ کو" نہیں۔ کیک کٹنگ سرمنی ہوگئی۔ اور کھانے کے بعد چائے کا دور دوری چلا۔ سب بڑے اندر بیٹھے تھے۔ اور نوجوان نسل کو تو ٹھنڈ کی پرواہ نہیں ہے۔ وہ کھلے آسمان تلے بیٹھے تھے۔ سارہ کی یشل اور رائمہ کے ساتھ کافی اچھی دوستی ہوگئی تھی۔

یار یہ ساری تو آپس میں ہی گپیں ہانکا جا رہی ہیں۔ ہم غریبوں کو تو ایسے ہی بٹھایا ہوا ہے۔" ارِیب نے زریاب کی جانب جھکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہماری کوئی عزت ہی نہیں ہے۔ جیسے دودھ میں سے مکھی کو نکال کہ پھینکتے ہیں نہ ویسے ہی انہوں نے ہم دونوں کو پھینک دیا ہے۔" زریاب نے ان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مکھیاں نہیں مکھے۔" ارِیب کے تصیح کرنے پہ زریاب نے قہقہ لگایا۔ جس پہ سب نے اس کو غور سے دیکھا تھا۔

""ایسا کونسا لطیفہ سنا دیا تمہیں ارِیب نے جو گدھوں کی طرح ہنس رہے ہو۔"" زنجبیل نے اس کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"اب گدھے ہی گدھوں کی طرح ہنسیں گے نہ۔" رائمہ نے پیچھے سے لقمہ دیا۔ جس پہ ارِیب سیخ پا ہو گیا۔ اتنی بے عزتی۔

"رائمہ بہن اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔" اس نے گھورتے ہوئے دیکھا۔

مینڈک کی طرح پھدکنا بند کرو۔" رائمہ نے اس کی بے عزتی کر دی جس پہ سارہ" کی دبی دبی ہنسی نکلی۔اریب نے اس کو بھی گھوری سے نوازا۔ جس پہ وہ سیدھی ہو کے بیٹھ گئی۔

بس بس۔۔۔بہت ہو گیا۔۔۔اب میں بھی اپنا منہ کھول دوں گا۔۔۔بس لحاظ" کر رہا ہوں تم سب کا۔" اریب نے مصنوعی غصہ چہرے پہ لاتے ہوئے کہا۔اس کا اشارہ سارہ کی جانب تھا۔ جس پہ رائمہ نے آوو کیا تھا۔

یہ بندہ مجھے دیکھ کر اتنے بڑی سمائیل کیوں پاس کر رہا۔" سارہ نے دل میں سوچا" اور دوبارہ سے رائمہ کے ساتھ بات کرنے لگی۔

اریدان دونوں کو لینے آچکا تھا۔

www.novelsclubb.com

بہت شکریہ آنٹی۔ ہمیں بہت مزہ آیا۔" سارہ نے ان کے گلے ملتے ہوئے شکریہ" ادا کیا۔تو وہ مسکرا دیں۔

بیٹا دوبارہ بھی آیئے گا۔مجھے بہت خوشی ہو گی۔" وہ مسکراتی ہوئی ان سے الگ" ہوئی۔زنجبیل نے ان دونوں کو سی آف کیا۔تھوڑی دیر بعد تایا جان کی فیملی بھی گھر کے لیے روانہ ہو گئی تھی۔اور وہ اندر آکر بیٹھ گئی۔

اریب بھائی زرا بات تو سنیں۔"اریب اٹھ کر جانے لگا تھا مگر زنجبیل نے روک" لیا۔اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

ہاں بولو۔"وہ دوبارہ سے بیٹھ گیا۔"

آج آپ کچھ عجیب حرکتیں نہیں کر رہے تھے؟"زنجبیل نے اس کو گھورتے" ہوئے پوچھا۔

میں تو ہمیشہ ہی ایسے کرتا ہوں۔"اریب نے شانے اچکائے۔یہ کونسی کوئی خاص" بات ہے۔۔

سارہ کے ارد گرد کون گھوم رہا تھا۔ہنہ بتائیں نہ۔کیا چکر ہے بھئی؟"زنجبیل نے" اس کو چھیڑا۔

www.novelsclubb.com

مہمان تھی وہ ہماری۔"اس نے بہانہ گڑھنا چاہا مگر زنجبیل اس کو شکی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔میں تو بس ایسے ہی۔"اس نے بات درمیان سے ہی آچک لی۔"

بس بس میرے بھائی مجھے سب پتہ ہے۔"زنجبیل اس کو زچ کر رہی تھی۔وہ" تنگ آ کر وہاں سے اٹھ گیا جبکہ زنجبیل ہنستی ہوئی اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔

اور اونچی آواز میں گانا گا رہی تھی۔

کہانی سنو،زبانی سنو

مجھے پیار ہوا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اقرار ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

ooooooooooooooooo

ارید گاڑی میں بیٹھا ان کا انتظار کر رہا تھا۔وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئیں۔علوینہ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی اور سارہ پچھلی سیٹ پہ۔ارید نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

یار گول گپے کھانے چلیں کافی دن ہو گئے ہیں۔"علوینہ نے ان دونوں کو دیکھتے" ہوئے آنکھیں ٹپٹپائیں۔گاڑی سرک پہ بے ڈھڑک پھسلتی جارہی تھی۔

آرام سے گھر چلو۔ٹائم دیکھو کیا ہو رہا ہے۔"سارہ نے اس کو ڈانٹا کیونکہ وہ ان" دونوں سے بڑی تھی اور ذمہ دار بھی۔

سارہ ابھی نو بجے ہیں۔کچھ نہیں ہوتا نہ پیاری بہن۔چلتے ہیں۔ارید چلو یار" ۔میکلورڈ روڈ پہ جو مشہور گول گپے ہیں۔وہ کھاتے ہیں۔"علوینہ نے سارہ کی بات ان سنی کرتے ہوئے ارید کو حکم دیا، جیسے وہ ملکہ ہو اور باقی سب اس کے غلام۔

پیسے کون بھرے گا۔۔"ارید نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔"

چول ہمارے پاس ہیں پیسے چلو اب۔"علوینہ نے اس کے کندھے پہ مکا رسید کیا۔"

www.novelsclubb.com

اوئے ہاتھ دور رکھو۔۔۔ تمیز سے بیٹھو۔ورنہ اوپر پہنچادوں گا تمہیں۔"ارید نے"
اسے ڈانٹا۔

چھوٹو۔۔۔۔زیادہ شوخے نہ بنو۔۔۔"علوینہ نے اسے جان بوجھ کے چھیڑا"
تھا۔اس نے گھوری سے نوازااور تیزی سے موڑ کاٹا۔توان دونوں کی چیخ بلند ہوئی
۔ارید نے ہنسنا شروع کردیا۔

بد تمیز انسان گھر چلو۔۔بتاتی ہوں بابا کو۔"علوینہ اس پہ چیخی تھی۔"

بتادینا،میں بھی کہہ دوں گا کہ سامنے سے موٹر سائیکل والے نے غلط کٹ ماری"
تھی۔"اس نے شیخی بگھاری۔توعلوینہ نے فون اس کے سامنے لہرایا جس میں ارید
کی آواز کی ریکارڈنگ چل رہی تھی۔

اب بولو بابا کو میں یہی سانوں گی۔۔پھر ڈبل چھترول ہوگی۔"وہ بھی اسی کی بہن"
تھی۔کیسے پیچھے رہتی۔

یاراس کوڈیلیٹ کردونہ۔"ارید نے اس کی منت سماجت شروع کردی اور بالآخر" وہ آئسکریم پہ مانی تھی۔ارید نے گاڑی روک دی۔

اندرتوجگہ فل ہے۔پھرواپس چلیں۔"اریداندرسے چکرلگاکرآیاتھا۔"

گدھے اتنی دور کے واپس کیوں جانا۔ادھرہی لے آؤ."علوینہ نے اس کوڈانٹا۔"

ہم گاڑی پہ رکھ لیں گے تم لے آو۔"سارہ اورعلوینہ گاڑی سے نکل کرباہرکھڑی" ہوگئی تھیں۔ارید دوپلیٹس ہاتھ میں تھامے ان تک آیا۔اورپھرجاکرکھٹاپانی لے کرآیا۔انہوں نے ادھرکھڑے ہوکرگول گپوں کے ساتھ انصاف کیا۔اس کے بعدارید نے آئسکریم لی۔اورآوارہ گردی کے بعدوہ تینوں بہن بھائی گھرپہنچے تھے۔

کھانالگادوں تم سب کے لیے۔"نازیہ بیگم نے ان تینوں کواندرداخل ہوتے" ہوئے دیکھا۔

نہیں ہم کھاکرآئے ہیں۔"سارہ نے جواب دیا۔"

ارید تم نہیں کھاو گے۔یہ دونوں تو کھا چکی ہوں گی۔"نازیہ بیگم نے ارید کو دیکھتے" ہوئے پوچھا۔اس سے پہلے وہ کچھ اگلتا علوینہ خود ہی بول اٹھی۔

ماما اس کو بھی کھلا دیا تھا."بات سنبھالنے میں وہ ماہر تھی۔کپڑے تبدیل کرنے" کے بعد وہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔اس نے اپنا فون کتنے گھنٹوں بعد چیک کیا تھا۔جہاں پہ مارب کا میسج آیا ہوا تھا۔

کیا تم فری ہو؟"مارب کا میسج اس نے پڑھا۔"

نہیں میں بہت مہنگی ہوں۔فری نہیں ہوں۔"اسے شرارت سوجھی۔اس کی" انگلیاں تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔

ہاہاہاہاہا! یار تم تو کمال شے ہو۔بندے کو ہنسا دیتی ہو۔چاہے جتنا بھی پریشان" ہو۔"مارب نے ہنسے والے ایموجیز کے ساتھ میسج بھیجا۔

ٹیلنٹ ہے۔۔۔ٹیلنٹ۔"اس نے شیخی بھگاری۔"

"کیا کر رہی تھی آج سارا دن؟"

میں اپنی دوست کے گھر گئی تھی۔اس کا برتھ ڈے تھا۔"علوینہ نے اسے بتایا۔"

اوہ اچھا پھر تو سہی انجوائے کیا ہو"

گا۔"مارب نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں جی۔اور آپ بتائیں کیا کر رہے ہیں؟"علوینہ نے مارب سے پوچھا۔"

میں کچھ بھی نہیں۔میرے کانوکیشن ہے تھوڑے دنوں تک۔اب ماما بابا کہہ"

رہے ہیں کہ جاب بھی سٹارٹ ہو جائے گی۔تو شادی بھی کر لو۔"اس کا میسج پڑھ کہ

وہ ایک دم رکی تھی۔

اچھی بات ہے۔"وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی۔ "

میں سوچ رہا ہوں لوّ میرج کروں؟"مارب نے ہنستے ہوئے کہا۔جس پہ علوینہ کو"

ہنسی بھی آئی تھی۔

"!اوہ!کافی اچھے خیال ہیں آپ کے"

پر ایک مسئلہ ہے! مجھے لڑکی دے گا کون؟"اس نے خود کا مذاق اڑایا۔"

یہ بھی ٹھیک کہا! چلو کوئی نہیں۔ مل جائے گی کوئی نہ کوئی۔"اس نے رونی سے" صورت بناتے ہوئے کہا.

کیا پتہ مل بھی گئی ہو؟"مارب نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔علوینہ کی ٹائپ کرتی" انگلیاں تھمی تھیں۔ کیا وہ اس کی بات کر رہا تھا۔ہائے رے دل اور اس کی خوشفہمیاں۔!!اس نے خود کے خیالات کو جھٹکا۔

"واہ جی واہ! خاندان والے سہی ہی کہتے ہیں۔"

اچھا۔ کیا کہتے ہیں خاندان والے۔"مارب نے دلچسپی سے سوال کیا۔"

یہی کہ مارب بڑا امیسنا ہے۔"علوینہ کی بات پہ وہ قہقہ لگائے بغیر نہ رہ سکا۔"

اچھا اور تمہارا کیا خیال ہے؟"مارب نے علوینہ سے سوال کیا۔"

میرا بھی یہی خیال ہے۔اور آپ بہت زیادہ بولتے ہیں۔"علوینہ نے دل کی بات" اسے بتائی۔یہی طعنہ مارب اسے اکثر دیا کرتا تھا۔

صرف تمہارے ساتھ کیونکہ تم سے بات بہت مزے کی ہوتی ہے۔فل انٹر" ٹینینگ۔"مارب کی بات پہ وہ ہنسی تھی۔کافی دیر بات کرنے کے بعد وہ سونے کے لیے لیٹی اور دماغ میں مارب کی باتیں گردش کر رہی تھیں۔وہ کسی قفس میں جکڑی جارہی تھی۔ قفس دل میں۔اس کا دل اس کو قید میں ڈال رہا تھا۔

OOOOOOOOOOOOO

www.novelsclubb.com

وقت کا کام ہے گزرنا ہے اور وہ اپنا کام اچھے سے کر رہا تھا۔سردی میں کافی اضافہ ہو چکا تھا۔کھڑکیوں کے باہر دھند کا ڈیرا تھا۔وہ سب لاونج میں بیٹھے چائے سے

لطف اندوز ہورہے تھے۔علوینہ صوفے پہ ٹانگیں اوپر کیے بیٹھے تھی اور دونوں ہاتھوں میں چائے کا کپ تھاما ہوا تھا۔ہوا میں الائچی کی بھنی بھنی خوشبو پھیلی تھی۔

نازیہ بیگم فون پہ فائزہ بیگم کے ساتھ بات کر کے فارغ ہوئیں تھیں اور ان کو بتا رہی تھیں۔

فائزہ خالہ کیا کہہ رہی تھیں ؟"سارہ نے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا"

۔

کچھ بھی نہیں۔حوریہ کا بتا رہی تھیں اور مارب کی جاب کا۔"انہوں نے چائے کا" گھونٹ بھرتے ہوئے تفصیل بتائی۔

سہی ہو گیا۔"سارہ نے تبصرہ کیا جبکہ علوینہ خاموش ہو کے ان سب کو سن رہی" تھی۔ارید فون میں گیم کھیلنے میں مصروف تھا۔اسے ویسے بھی کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوتی تھی۔خاندان کی باتوں میں۔مجتبیٰ صاحب شہر سے باہر گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

کہہ رہی تھیں۔حوریہ کی ذمہ داری تو پوری ہو گئی۔اب مارب کا سوچ رہی" ہوں۔کہ اگلے سال اس کی بھی شادی کر دوں۔"ان کی بات پہ علوینہ کے حلق میں چائے اٹک گئی۔اس نے حیرانگی سے اپنی ماں کو دیکھااور خود کو نارمل رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔

واہ!یعنی ایک اور شادی۔مزہ آئے گا۔"سارہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔"

بہن کی جان پہ بنی ہوئی ہے اور اس کو دیکھو شادی کے مزے سوجھ رہے ہیں۔" "

وہ بس اتنا سوچ ہی سکی۔نازیہ بیگم ابھی سارہ کے ساتھ مارب کے رشتوں کی بات کر رہی تھیں مگر اس میں اور سننے کی سکت نہیں رہی تھی۔کپ کو ٹیبل پہ رکھتی ہوئی وہ تیزی سے باہر لان میں آئی تھی۔اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

لے گیا چھین کے کون آج تیرا صبر و قرار

بے قراری تجھے اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی

ہوا میں خنکی پھیلی ہوئی تھی۔رات کا گہر اسناٹا چھایا ہوا تھا۔دھند کے باعث ارد گرد کی چیزیں بھی دھندلی دکھائی دے رہی تھیں۔اور وہ گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کر رہی تھی۔اس کا وجود ہلکا ہلکا لرز رہا تھا۔دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔

علوینہ کیا ہو رہا ہے تمہیں؟"اس کا عکس اس کے سامنے کر کھڑا ہو گیا تھا۔جب "بھی وہ پریشان ہوتی تھی تو اس کا عکس اسے سمجھاتا تھا۔

مجھے نہیں سمجھ آ رہی! ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی میرا گلا دبا رہا ہے۔"اس کے لہجے " میں وحشت ہی وحشت ہی وحشت تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسی کیا بات ہو گئی جو تم اس قدر پریشان ہو۔؟وہ تو تمہارا کچھ بھی نہیں لگتا۔جس " کے لیے پریشان ہو رہی ہو۔"عکس نے اس سے سوال کیا۔جیسے وہ اس پہ طنز کر رہا ہو۔

وہ کچھ نہیں لگتا پر میں اسے کھونے سے ڈرتی ہوں۔" وہ تقریبا چیخ پڑی تھی۔ "

کھویا تو انہیں جاتا ہے جو اپنا ہو۔وہ کبھی تمہارا تھا ہی نہیں۔" عکس کی بات پہ وہ" ایک دم ٹھہری تھی۔

وہ میرا نہیں ہے یہ میں جانتی ہوں۔ مگر اس کی عادت ہو گئی ہے۔ایسے لگ رہا ہے" جیسے میرے وجود کے حصے کو کاٹ لیا ہو کسی نے۔" علوینہ بے بسی کی آخری حد پہ تھی۔

کیا تمہیں اس سے محبت ہے؟" عکس نے پھر سے سوال کیا۔ جس پہ وہ ساکت" ہو گئی۔

محبت۔۔" وہ زیر لب بڑبڑائی۔تو کیا اسے محبت ہو گئی تھی۔وہ ٹرانس کی کیفیت" میں بول رہی تھی۔

اپنے دل سے پوچھو۔" عکس یہ کہتا ہوا وہاں سے غائب ہو گیا۔وہ عکس اس کے" اندر کی آواز تھی۔وہ چپ چاپ دھند کو گھورتی رہی۔نا جانے کتنی دیر وہ سردی کی

پرواہ کیے بغیر وہاں پہ بیٹھی رہی تھی۔اس کے اندر جو آگ لگی تھی۔اس کے آگے یہ سردی کچھ بھی نہیں تھی۔اس رات وہ ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی۔

تجھے پا کے تجھ سے جدا ہو گئے ہم

کہاں کھو دیا تو نے کیا ہو گئے ہم

محبت میں اک سانحا ہو گئے ہم

ابھی تھے ابھی جانے کیا ہو گئے ہم

www.novelsclubb.com

محبت تو خود حسن ہے حسن کیسا

یہ کس وہم میں مبتلا ہو گئے ہم

یہ کیا کردیا انقلاب محبت

ذرا آئینہ لا یہ کیا ہوگئے ہم

پوری رات وہ بستر پہ کروٹ بدلتی رہی تھی۔اور آج اس نے جانا کہ نیند کتنی بڑی نعمت ہے خدا کی۔ جس کا ہم شکر ادا نہیں کرتے۔اس کا چہرہ بجھا بجھا تھا۔آنکھیں بھی سوجھی ہوئی تھیں۔وہ خلاف معمول خاموش تھی۔زنجبیل کو اس کی فکر لاحق ہوگئی تھی۔بریک ٹائم بھی وہ چپ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

علوینہ کیا ہوا ہے؟"زنجبیل نے اس قدر پیار سے پوچھا تھا کہ اس کی آنکھیں نم" ہونا شروع ہوگئیں تھیں۔مگر کچھ بھی نہیں بولی۔جب انسان دکھی ہو اور پیار سے پوچھے تو نکھوں میں نمی کا در آنا فطری چیز ہے۔

تم ٹھیک ہو؟کسی نے کچھ کہا ہے۔؟"زنجبیل نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا" جس پہ اس نے نفی میں سر ہلایا۔اسے یقین تھا کہ اگر وہ بولے گی تو اس کی آواز بھرا جائے گی۔

"کچھ تو بولو یار مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔؟"

کچھ خاص نہیں ہوا۔چھوڑو۔"علوینہ نے بات کو رفع دفعہ کرنے کی کوشش کی۔"

میری طرف دیکھ کے بولو۔آنکھیں کیوں چرا رہی ہو۔"زنجبیل نے سخت لہجے" میں اس سے سوال کیا۔

میں نہیں چاہتی میری وجہ سے کوئی اور دکھی ہو۔"اس نے دھیمی سے آواز میں" وجہ بتائی جس پہ زنجبیل کا خون کھول اٹھا۔

کیا مطلب ؟اب میں کوئی ہو گئی ہوں۔کیا آج سے پہلے میں تمہاری وجہ سے دکھی" ہوئی ہوں۔جب ہم ایک دوسرے کی خوشی میں خوش ہو سکتے ہیں۔تو غم میں غمگیں کیوں نہیں؟"اس نے ناراض نظروں سے علوینہ کو دیکھا۔

نہیں یار! میرا وہ مطلب نہیں ہے؟"علوینہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا" ۔وہ ناراض ہو سکتی تھی۔

جو بھی مطلب ہے؟ایسی کونسی بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے؟ مجھے" بتاو۔ہم مل کر اس کو حل کریں گے۔"زنجبیل نے اس کے ہاتھ پہ دباؤ ڈالا اور مسکراتے ہوئے کہا۔اس نے گہرا سا سانس لیا۔اور کل رات والی تمام باتیں،زنجبیل کو بتائیں۔

www.novelsclubb.com

تمہیں پتہ ہے نہ کہ تم اس سے محبت کرتی ہو۔"زنجبیل نے اس کی طرف دیکھ" کر بولا۔

ہاں! میں اس کو بہت دیر سے پسند کرتی ہوں مگر کبھی مانا نہیں۔وہ میری عادت" بن چکا ہے۔اور اب وہ دور جاتا ہوا نظر آرہا ہے تو مجھے تکلیف ہو رہی ہے."اس نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ وہ دور جا رہا ہے۔جیسا کہ تم بتا رہی ہو۔اس کی باتوں سے تو" یہی لگتا ہے کہ وہ بھی تمہیں پسند کرتا ہے۔"زنجبیل نے اپنا رخ اس کی جانب موڑا۔

ہاں! ایسا ہی لگتا ہے مجھے۔"علوینہ نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔"

تو پھر مسئلہ کیا ہے؟"زنجبیل نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔"

لیکن کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ وہ جود کھا رہا ہے۔دراصل میں دھوکا ہے۔شاید وہ" کسی اور کو پسند کرتا ہے۔اس کی کافی چیزوں سے لگا مجھے۔"اس نے اپنے دل میں پلتے ہوئے خدشوں کو بیان کیا۔

کیا تم نے اس سے پوچھا۔؟"زنجبیل نے اس کا ہاتھ ابھی بھی تھام رکھا تھا۔"

www.novelsclubb.com

مجھ میں ہمت نہیں ہے۔اگرایسا ہوا تو میں کیسے برداشت کروں گی۔"اس کی آنکھیں سرخ ہوتی جارہی تھیں۔

تمہیں اس سے صاف صاف پوچھنا ہوگا۔اور اگر وہ تمہارے علاؤہ کسی اور کو پسند" کرتا ہوا تو تمہیں پیچھے ہٹنا ہوگا۔مجھے معلوم ہے یہ مشکل ہے مگر تمہیں کرنا ہوگا۔محبت کے پودے کی جڑوں کو پھیلنے سے پہلے ہی تمہیں کاٹ پھینکنا ہوگا۔جس قدر پرانا ہوتا جائے گا اس کی جڑیں اتنی ہی پھیلتی جائیں گی۔"زنجبیل نے اس کو سمجھایا جس پہ اس نے سر کو ہاں میں ہلایا کہ وہ سمجھ گئی ہے۔

میں ایسا ہی کروں گی۔کیونکہ کہ علوینہ مجتبیٰ کو اپنی عزت نفس عزیز ہے۔وہ کبھی" کسی پہ زبردستی مسلط نہیں ہوسکتی۔"اس نے خود سے زیادہ زنجبیل کو حوصلہ دیا تھا۔اس نے مسکراتے ہوئے اسے زنجبیل کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

آنکھ نم تھی لبوں پہ تھا تبسم اسکے

جانے کیسے وہ اتنا ضبط کمال رکھتی تھی

"That's like my girl."

زنجبیل نے اس کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

اب تو ہنس لو۔ یار تم صبح سے اتنی سیریس ہو۔ مجھے ہضم نہیں ہو رہا۔ فرعون کی" ممی بنی بیٹھی ہو۔"زنجبیل کی بات پہ اس نے ہنسنا شروع کر دیا۔ بریک آف ہو چکی تھی۔ وہ دونوں تقریباً بھاگتے ہوئے کلاس روم میں پہنچی تھیں۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس سے پوچھے گی۔ دوراہوں پہ کھڑا رہنے والا کبھی منزل تک نہیں پہنچتا۔

○○○○○○○○○○○○○○

(باقی آئندہ انشاءاللہ)

www.novelsclubb.com